صداقت حدیث پر خارجی شہادت

(منکرین حدیث کے لئے لمحۂ فکریہ)

از جناب مولوی حافظ محمد ابراھیم صاحب کمیرپلوری

حکمتِ الٰہی کائنات پر ایسی محیط ہے۔ کہ صدہا سال کے پیش آمدہ واقعات کو پہلے سے ہی واضح کردیتی ہے۔ مدتِ مدید کے حوادث وفتن کے انسداد کا انتظام پہلے ہی کئے رکھتی ہے۔ علم الٰہی میں یہ امر بکلی محفوظ تھا۔ کہ تیرہ سو [۱۳۰۰] سال کے بعد منکرین حدیث کا فتنہ ظہور کرنے والا ہے۔ جو قال رسول اللہ کی پیاری آواز کو دبانے کے لئے ہر ممکن ناممکن کوشش کریں گے۔ جو باوازِ بلند کہیں گے۔ کہ "روایات جنہیں دوسرے لفظوں میں ظن وتخمین کا مجموعہ کہنا چاہئے۔ یہودیوں اور عیسائیوں کی ابلیسانہ کوششوں کا نتیجہ ہیں"۔ (البیان بابت جولائی و اگست ۳۹ء ص ۶) اس لئے احکم الحاکمین نے اسی وقت سے منکرین حدیث کا سر کچلنے کے لئے ایک عظیم الشان حربہ محفوظ رکھا ہوا تھا جس کا ظہور بھی تقریباً اسی زمانہ میں ہوا جب کہ منکرین حدیث کا بانی مبانی جنم لے چکا تھا۔ اس حربہ سے میری مراد وہ خط ہے جو سرور کائنات نے مقوقس شاہ مصر کو لکھا تھا۔ تفصیل ملاحظہ ہو۔

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ سے سنہ ۶ھ کے آخر میں واپس آئے۔ تو اس وقت آپ نے بہت سے گرد ونواح کے بادشاہوں کو اسلام قبول کرنے کے لئے دعوتی خطوط لکھے۔ اور یہ خطوط مختلف صحابہ بادشاہوں کے پاس لے کر گئے۔ ان خطوط کا ذکر بخاری، مسلم اور دیگر کتب احادیث میں پایا جاتا ہے۔ مقوقس شاہ مصر کو جو خط لکھا گیا تھا۔ اس کا مفصل ذکر "مواہب لدنیہ" اور دیگر سیرت کی کتابوں میں موجود ہے۔ بلکہ اصل عبارت بھی محفوظ ہے۔ مواہب لدنیہ میں مندرجہ ذیل ذکر اس خط کے بھیجنے کا اسی جگہ موجود ہے۔ جہاں دوسرے بادشاہوں کو خط لکھے جانے کا ذکر ہے۔ اصل عبارت باید دید۔

وکتب صلی اللہ علیہ وسلم الی المقوقس ملک مصر والاسکندریۃ واسمہ جریج ابن مینا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہ من محمد عبد اللہ ورسولہ الی المقوقس عظیم القبط سلام علی من اتبع الھدیٰ۔ اما بعد فانی ادعوک بدعایۃ الاسلام اسلم تسلم یؤتک اللہ اجرک مرتین فان تولیت فعلیک اثم القبط یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشھدوا بانا مسلمون ہ وبعث بہ مع حاطب بن ابی بلتعۃ فتوجہ الیہ الی مصر بالاسکندریۃ

. . . فلما جیئ بہ الیہ ووقف بین یدیہ ونظر فی الکتاب فضہ وقرأہ وقال لحاطب ماکان لہ ان کان نبیًا ان یدعو علی فیسلط فقال لہ حاطب وما منع عیسی ان یدعو علی من خالفہ ان یسلط علیہ فاستعادمنہ الکلام مرتین ثم سکت فقال لہ حاطب قد کان قبلك رجل یزعم انہ الرب الاعلی فاخذہ اللہ نکال الاخرۃ والاولی فانتقم منہ فاعتبر بغیرك ولا یعتبر غیرك بك ولعمری ما بشارۃ موسیٰ بعیسی الا بشارۃ عیسی بمحمد وما دعانا ایاك الی القرآن الا کدعائك اھل التوراۃ الی الانجیل فقال المقوقس انی قد نظرت فی امر ھذا النبی فوجدتہ لا یامر بمزھود فیہ ولا ینھیٰ عن مرغوب فیہ ولم اجدہ بالساحر الضال ولا لکاھن الکاذب ووجدت معہ التالنبوۃ . . . واخذ کتاب النبیؐ فجعلہ فی حق من عاج ودفعہ لجاریۃ لہ۔

اس روایت کو شیخ الاسلام نے اپنی کتاب الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح میں بیان کیا ہے۔ ان روایات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حاطب بن ابی بلتعہ آنجناب کا خط لے کر مقوقس کے پاس اسکندریہ میں پہنچے اور نہ صرف خط ہی اس کو پہنچایا بلکہ تبلیغ بھی کی۔ اور جب اس نے یہ اعتراض کیا۔ کہ اگر وہ سچے نبی ہیں۔ تو وہ بددعا کر کے مجھ پر مسلّط کیوں نہیں ہو جاتے ہیں۔ تو حاطب نے ایسا معقول جواب دیا۔ جس سے بادشاہ شرمندہ سا ہو گیا۔ یعنی اگر سنت اللہ انبیاء کے متعلق یہی ہو اکرتی ہے۔ کہ وہ بجائے دین حق کی طرف دعوت دینے کے مخالفین پر بددعا کر کے ان کو مغلوب کر لیا کریں۔ تو حضرت عیسیٰ نے کیوں نہ ایسا کیا۔ یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس خط کو مقوقس نے نہایت حفاظت کے ساتھ ڈبیہ میں بند کیا۔ اور ایک لونڈی کے سپرد کیا۔ اور دوسری روایت میں ہے۔ کہ مہر لگا کر اپنے خزانچی کے سپرد کیا۔ مقوقس کے نام کا خط علی رغم انف الاعداء قسطنطنیہ میں محفوظ ہے۔ اور بڑے بڑے عیسائی محققین نے اسے اصلی قرار دیا ہے۔ منجملہ ان کے" ڈاکٹر بیجر ہے" اور خود اس کے اصلی ہونے کی یہ کوئی کم شہادت نہیں۔ کہ وہ عیسائی خانقاہ میں عیسائیوں ہی کے ہاتھ لگا۔ اب ہم اس اصلی خط کی عبارت کا اس عبارت سے مقابلہ کرتے ہیں۔ جو احادیث میں موجود ہے۔ تاکہ ناظرین کو معلوم ہو جائے۔ کہ احادیث نے اصل واقعات اور اصل الفاظ کو کہاں تک محفوظ رکھا ہے۔ اس غرض سے دو کالموں میں یہ دونوں عبارتیں نقل کی جاتی ہیں۔ تاکہ ناظرین آسانی سے مقابلہ کر سکیں۔ دائیں طرف کے کالم میں اصل خط کی عبارت کی نقل ہے۔ جیسا کہ ڈاکٹر موصوف نے اسے پرانے رسم الخط سے نئے رسم الخط میں دکھایا ہے۔ اور بائیں کالم میں حدیث کے الفاظ ہیں۔ جو مواہب لدنیہ کی عبارت سے لئے گئے ہیں۔ جس کا حوالہ اوپر بھی دیا گیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

من محمد عبداللہ ورسولہ الی المقوقس عظیم القبط

سلام علی من اتبع الھدی۔ اما بعد فانی ادعوک

بداعیۃ الاسلام اسلم تسلم یوتک اللہ اجرک مرتین

فان تولیت فعلیک اثم القبط یا اھل الکتاب

تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم الا نعبد الا اللہ

ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا

اربابا من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشھدوا

بانا مسلمون۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

من محمد عبداللہ ورسولہ الی المقوقس عظیم القبط

سلام علی من اتبع الھدی اما بعد فانی ادعوک

بدعایۃ الاسلام اسلم تسلم یوتک اللہ اجرک مرتین

فان تولیت فعلیک اثم القبط یا اھل الکتاب تعالوا

الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم الا نعبد الا اللہ ولا

نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا

من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشھدوا

بانا مسلمون۔

نوٹ:۔ معتبر احادیث میں اس نقش کی مہر ہوائے جانے اور تمام خطوط پر جو بادشاہوں کے نام بھیجے گئے تھے۔ لگائے جانے کی خبر صحیح موجود ہے۔ اب مذکورہ بالا عبارتوں کو دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ ان میں مطلقاً کوئی فرق نہیں۔ سوائے لفظ "داعیۃ" اور "دعایۃ" کے جن کا مفہوم واحد ہے۔ جہاں تک اصل خط کو دیکھا جاتا ہے۔ داعیہ پڑھنے والے کی غلطی معلوم ہوتی ہے۔ اور خط میں اصل لفظ دعایۃ ہی معلوم ہوتا ہے۔ بہر حال اگر اس فرق کو تسلیم بھی کر لیا جائے۔ تو بھی یہ کوئی فرق نہیں ہے۔ بلکہ درحقیقت روایت اور اصل خط میں ایک حیرت انگیز مطابقت پائی جاتی ہے۔ اور راویوں نے یہاں تک بھی تصرف نہیں کیا۔ کہ اس مفہوم کو دوسرے الفاظ میں ادا کر دیا ہو (جزاھم اللہ احسن الجزاء)

(۲) اس اصل خط میں (جو دریافت ہوا ہے) ایک بات اور نہایت ہی قابلِ توجہ ہے۔ خط کے آخر پر ایک مُہر ہے جس پر نقش محمدؐ رسول اللہ ہے۔ اب اس مُہر کی نسبت تمام معتبر احادیث میں ذکر پایا جاتا ہے۔ اور صرف مُہر کے متعلق ہی نہیں۔ بلکہ مُہر کے نقش اور دوسری تفصیلات کے متعلق بھی۔ مُہر کے متعلق متواتر روایات آئی ہیں۔ چنانچہ صحیح بخاری میں بھی یہ حدیث مختلف روایتوں سے بیان کی گئی ہے۔ پہلے باب دعاء النبی الی الاسلام میں ہے عن قتادۃ قال سمعت انسا یقول لما اراد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یکتب الی الروم قیل لہ انھم لا یقرؤن کتابا الا ان یکون مختوما فاتخذ خاتما من فضۃ فکانی انظر الی بیاضہ ونقش فیہ محمد رسول اللہ اور دوسری جگہ کتاب اللباس میں یہ حدیث ان الفاظ میں موجود ہے۔ عن انس بن مالک ان نبی اللہ لما اراد ان یکتب الی رھط او اناس من الاعاجم فقیل لہ انھم لا یقبلون کتابا الا علیہ خاتم فاتخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتما من فضۃ نقشہ محمد رسول اللہ۔

اور تیسری جگہ یہ حدیث پھر اُسی باب میں ابن عمر سے مروی ہے۔ کہ اتخذ رسول اللہ خاتما من ورق وکان فی یدہ ثم کان بعد فی ید ابی بکر ثم کان بعد فی ید عثمان حتی وقع بعد فی بئر اریس نقشہ محمد رسول اللہ ﷺ۔ اور چوتھی جگہ پھر یہ حدیث انس ابن مالک سے انہی الفاظ میں موجود ہے۔ ایسا ہی دوسری کتب صحاح میں یہ حدیث موجود ہے۔ یعنی جب آنحضرت نے شاہ روم کو یا عجم کے بادشاہوں کو خطوط لکھنے کا ارادہ کیا۔ تو صحابہ نے آپ کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ وہ لوگ خط کو نہیں پڑھتے بسوائے اس کے کہ اس پر مرسل کی مہر ہو۔ چنانچہ آپ نے ایک مہر چاندی کی تیار کرائی۔ جس پر محمد رسول اللہ نقش کرایا۔ اور اس سے خطوط پر مہر لگوائی۔ پھر یہ مہر آپ کی زندگی میں آپ کے ہاتھ میں رہی۔ اور آپ کی وفات کے بعد ابوبکرؓ کے ہاتھ میں اور حضرت ابوبکرؓ کے بعد حضرت عمرؓ کے ہاتھ میں اور حضرت عمرؓ کے بعد حضرت عثمانؓ کے ہاتھ میں اور خلیفہ ثالث سے یہ مہر ایک کنوئیں میں گر پڑی جس کا نام "اریس" ہے۔ اور پھر نہیں ملی۔ غرضیکہ متواتر روایات سے مُہر کا اس موقعہ پر بنوایا جانا ثابت ہوتا ہے۔ اور یہ صفائی سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اس کا نقش محمد رسول اللہ تھا۔ اب مقوقس کے اصل خط کے دریافت ہونے نے ان تمام احادیث کی صداقت کو اظہر من الشمس کر دیا ہے۔ کیونکہ اِس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ واقعی خطوط پر مُہر لگانے کے لئے یہ مہر تیار کی گئی تھی کیونکہ اِن خطوط میں سے جن کا ذکر حدیث میں ہے۔ ایک خط پر یہ مُہر موجود ہے۔ اور اس کا نقش بھی وہی ہے جو احادیث میں بیان کیا گیا ہے۔ مگر احادیث سے زیادہ تفصیل اِس مہر کے متعلق معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری" میں یہ حدیث انسؓ کی روایت سے موجود ہے۔ عن انس ان ابا بکر لما استخلف کتب لہ فکان نقش الخاتم ثلثۃ اسطر محمد سطر ورسول سطر واللہ سطر یعنی حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر خلیفہ ہوئے۔ تو آپ یعنی انسؓ ان کے احکام لکھا کرتے تھے۔ یعنی زکوٰۃ وغیرہ کے متعلق اور مہر کا نقش تین سطروں میں تھا۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک سطر، رسول ایک سطر، اللہ ایک سطر۔ اب اس حدیث سے یہ ایک اور بات معلوم ہوئی۔ کہ انگوٹھی کا نقش محمدؐ رسول اللہ ایک خاص طرز پر لکھا ہُوا تھا۔ اور تینوں لفظ الگ الگ سطروں میں لکھے ہوئے تھے۔ اور یہ انگوٹھی جیسا کہ بہت سی روایات سے ثابت ہے۔ وہی تھی۔ جو بادشاہوں کے نام خطوں پر مُہر لگانے کے لئے تیار کرائی گئی تھی۔ "فتح الباری" میں اِس کے حدیث کے نیچے بعض شیوخ کے اِس قول کو نقل کیا گیا ہے۔ کہ ان کتابتہ کانت من اسفل الی فوق یعنی اِن الجلالۃ فی اعلی الاسطر الثلاثۃ و محمد فی اسفلہا۔ یعنی مہر کی کتابت کی جو تین سطریں بیان کی گئی ہیں۔ ان کی ترتیب نیچے سے اوپر کو تھی۔ یعنی اللہ کا نام سب سے اوپر کی سطر میں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سب سے نیچے کی سطر میں۔ اِس قول کی تضعیف کی گئی ہے۔ (باقی صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیے)